بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

# حضرت قطب الہند میر شجاع الدین حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

از: مولانا سید محمد ابراہیم قادری

سجادہ نشین حضرت شہید الاسلامؒ

قطب الہند حضرت میر شجاع الدین حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سرزمین دکن کے اولیاء کاملین و واصلین حق میں ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۹۱ھ میں بمقام برہان پور مدھیہ پردیش میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت سید کریم اللہؒ اپنے دور کے جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ مرد صالح و متقی بزرگ تھے اور حضرت قطب الہندؒ کے دادا بزرگوار حضرت سید دائم برہان پور کے قاضی القضاوی رتبہ صاحب کمال شخصیت شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کا خاندان اہل علم و اہل تقویٰ افراد کا خاندان تھا۔ اور سلسلہ نسب آپ کا (۳۰) واسطوں سے امیر المؤمنین شہنشاہ ولایت حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے آپ صحیح النسب سعادت علویہ میں سے تھے۔ سن شریف ۲ سال کی تھی کہ والد بزرگوار نے رحلت فرمائی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپ کے نانا بزرگوار حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ صاحب نے فرمائی جو اہل ورع بزرگ جامع مسجد برھان پور کے متولی تھے آپ بڑے ہی صوفی باصفا تھے۔ حضرت قطب الہندؒ نے (۱۲) سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرمایا اور صرف ونحو وغیرہ اپنے نانا بزرگوار سے پڑھی۔ اور علوم عقلیہ ونقلیہ برھان پور میں مشاہیر علماء سے حاصل فرمائے۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد آپ نے حج بیت اللہ کا قصد فرمایا اور دوران قیام حرمین شریفین آپ نے مختلف علوم جیسے تفسیر، حدیث، فقہ وقرأت سبع عشرہ حرمین شریفین کے جید علماء سے حاصل کئے اور برھان پور واپس لوٹے اور برھان پور سے حیدرآباد دکن میں تشریف فرما ہوئے اور نواب فتح الدولہ بہادر جو حضرت کے قرابت دار تھے کے یہاں قیام فرما ہوئے اور تاریخی جامع مسجد بلدہ جو چارمینار کے قریب واقع ہے اُس کو اپنا تبلیغی وعلمی مرکز بنانے سے قبل حضرت عزت یار خان بہادرؒ سے علم حدیث میں صحاح ستہ کی سند حاصل فرمائی۔

ابتداء میں جامع مسجد چارمینار جو بعد میں آپ کی نسبت کے سبب مسجد شجاعیہ سے مشہور ہوئی غیر آباد ہو چکی تھی اور وہاں پنجوقتہ نمازیں نہیں ہوتی تھیں اور فیل خانہ (ہاتھی باندھنے کی جگہ) میں تبدیل ہوگئی تھی حضرت کی برکت سے دوبارہ آباد ہوکر علم وعرفان کے نور سے معمور ہوگئی اور آپ نے اسی مسجد سے متصل علوم دین وحفظ قرآن مجید کا حیدرآباد دکن کی سرزمین پر پہلا مدرسہ قائم فرمایا اور طالبان راہ حق کی تربیت اور تزکیہ کیلئے خانقاہ کی بنیاد رکھی جو بحمداللہ آج تک قائم ہے اور جہاں سے سلسلہ رشد وہدایت جاری وساری ہے۔

حضرت قطب الھند جید عالم شیخ کامل قطب وقت ہونے کے علاوہ زبردست ادیب اور کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے اور آپ نے عربی، اُردو، ہندی، فارسی وغیرہ میں مختلف موضوعات پر کثیر تصانیف تحریر فرمائی ہیں۔ تفسیر تصریح، علم تجوید میں عربی و اردو میں منظوم رسالہ، علم فقہ میں ''کشف الخلاصہ'' (منظوم) جس میں فقہ حنفی کے مسائل ضروریہ کو آسان اُردو زبان میں موتیوں کی طرح پرویا ہے۔ اور علم فقہ میں عربی زبان میں بھی ایک رسالہ تصنیف فرمایا ''خطبات جمعہ'' عربی زبان میں فصیح وبلیغ انداز میں رقم فرمایا ہے۔ اس طرح مناجات

ختم قرآن (عربی) منظوم جس میں قرآن مجید (۱۱۴) سورتوں کے نام شامل کرکے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی گئی ہے تالیف فرمایا۔ اسکے علاوہ بہت سارے آپ کے تصانیف ہیں جن کی تفصیل تاریخ وسیر کی کتب جیسے ''محبوب ذوالمنن''، ''گلزار آصفیہ''، ''تاریخ خورشید جاہی مناقب شجاعیہ مؤلفہ حضرت امیر اللہ فاروقی (برادر بانی جامعہ نظامیہ) وسیرت شجاعیہ وغیرہ میں موجود ہے۔

**قطب الہند میر شجاع الدین حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ** صاحب کشف وکرامات وخوارق عادت بزرگ تھے اور آپ سے کثیر کرامات کا ظہور ہوا جن کا تذکرہ کتب مذکورہ بالا میں موجود ہے۔ حیدرآباد دکن میں آپ کی تبلیغ واشاعت وتعلیماتِ اسلامی سے سینکڑوں اہل ہنود نے ترک مذہب کرتے ہوئے دین اسلام اختیار کیا جن میں اکابر ہنود جیسے راجہ شمبو پرساد جنکا اسلامی نام غلام رسول ہوا، متیہ کمندان (غلام مرتضٰی) صاحبو کمندان (صاحب حسین کمذان) وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت قطب الھند کے علوم ظاہری کمالات باطنی سے لاکھوں بندگان خدا فیضیاب ہوئے اور علم وعرفان کے عطر سے اپنے مشام جان کو معطر کیا۔ آپ کی صحبت بابرکت سے جن ہستیوں نے خاص فیوض وبرکات حاصل کئے ان میں آپ کے دونوں نبیرگان حضرت دائم وقائم صاحبان تھے جو آپکی خلافت سے بھی سرفراز ہوئے کے علاوہ حضرت عبدالکریم بدخشانیؒ حضرت سید پرورش علی صاحبؒ والد بزرگوار حضرت سید صدیق خواجہ محبوب اللہ وغیرہم شامل ہیں۔

حضرت قطب الھند کو ایک صاحبزادہ حضرت حاجی حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ تھے جو آپ کی حین حیات ہی میں شہید ہوئے اور ایک صاحبزادی تھیں صاحبزادہ حضرت حاجی صاحب سے دو نبیرگان حضرت سید دائم جو آپ پہلے سجادہ نشین ہوئے اور حضرت سید قائم کے علاوہ ایک پوتری تھیں۔ جو حضرت سید پرورش علی صاحبؒ سے منصوب ہوئیں۔

حیدرآباد دکن کی معروف خانقاہیں جن سے آج بھی ہزاروں بندگان خدا فیضیاب ہورہے ہیں۔ حضرت قطب الھند ہی کے فیضان کی ایک کڑی ہے۔ اپنے وجود بابرکت کی تجلیات سے ایک عالم کو زمانہ طویل تک علم وعرفان کے نور سے منور فرمانے کے بعد آپ نے ۳ محرم الحرام ۱۲۲۵ھ کو عالم فانی سے عالم جاویدانی کو کوچ فرمایا لیکن آپکے فیوض وبرکات کا غیر منقطع سلسلہ بحمد للہ آپ کی صلبی وروحانی اولادوں سے بطفیل سید الابرار صلی اللہ علیہ والہ وسلم آج بھی جاری وساری ہے اور تا قیام قیامت ان شاء اللہ جاری رہیگا۔ آپ کا عرس شریف عظیم الشان پیمانہ پر ہر سال آپ کے نبیرہ وسجادہ نشین مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ کی نگرانی میں ۲ تا ۵ محرم الحرام منعقد ہوتا ہے جس میں آپ کے اہل سلسلہ وعقیدتمندوں کی کثیر تعداد ہوتی ہے۔